

حفیظ بنارسی

بادۂ عرفاں کو جستہ جستہ دیکھا ، اس سے
سیرابی کا موقع تو ابھی نہیں ملا کہ :

دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھکر

لیکن بقول حضرتِ مجذوب :

مستی کے لئے بوئے مئے تند ہے کافی
میخانہ کا محروم بھی محروم نہیں ہے

کلام میں پاکیزگی ، زبان کی صحت وسلامت ، نعتیہ کلام میں ادب واحتیاط دونوں کا لحاظ ، سادگی اور پرکاری جا بجا محسوس ہوئی ۔ اور یہ عین توقع کے مطابق ہے کہ حفیظ بنارسی کا تعلق ایک دین دار ، صاحب علم اور صحیح العقیدہ اعتدال پسند خاندان سے ہے ۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ پسندیدہ اور مقبول ہوگا ۔

(مولانا) ابو الحسن علی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلما ، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابت : قمر نظامی ، معروف گنج ، گیا

طباعت : لیبل لیتھو پریس رمنہ روڈ ، پٹنہ ۴

اشاعت : جنوری ۱۹۷۴ء

تعداد : ایک ہزار

ناشر : درخشاں پبلیکیشنز ، ملکی محلہ آرہ

قیمت : مجلد / چار روپئے

ملنے کے پتے

پروفیسر حفیظ بنارسی ، ملکی محلہ ، آرہ

پروفیسر حفیظ بنارسی ۱۱۶ بازار سدانند بنارس

کتاب منزل ، سبزی باغ ، پٹنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بادۂ عرفاں

حفیظ بنارسی

انتساب

بیاد والد مرحوم

الحاج قاری عبد القیوم نور اللہ مرقدہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

حرف آغاز

'بادۂ عرفاں' حمد باری تعالیٰ، نعت شریف، سلام ومنقبت اور مناجات پر مشتمل میری دینی و ملّی منظومات کا مجموعہ ہے جس کی بیشتر تخلیقات ملک کے مشہور رسائل و جرائد اور اخبارات مدینہ' بجنور، الجمعیۃ' دہلی، نورالایمان' دہلی، الہدیٰ' دربھنگہ، سیاست جدید' کانپور، دعوت، دہلی، ھدیٰ، ڈائجسٹ دہلی، المجیب، پھلواری شریف اور صدائے عام، سنگم' پٹنہ' وغیرہ کی زینت بن چکی ہیں اور سیرت پاک کے جلسوں اور دیگر دینی اجتماع میں ذوق وشوق کے ساتھ سُنی گئی ہیں —

خداوند قدوس کا شکر و احسان ہے کہ آج یہ نظمیں کتابی شکل میں آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میرے وطن عزیز بنارس اور بالخصوص میرے مولد و مسکن محلّہ مدن پورہ کا ماحول زمانۂ قدیم میں بھی دینی تھا اور بحمد اللہ آج بھی جبکہ اطراف و جوانب سے کفر و الحاد کی آندھیاں یلغار کر رہی ہیں ہمارے یہاں دین و ایمان کی شمعیں روشن ہیں اور دُور دُور تک اُجالا پھیلا رہی ہیں۔ 'بادۂ عرفاں' کی اکثر نظموں کو اگر بنارس کے مخصوص علمی و مذہبی ماحول کی دین کہوں تو بیجا نہ ہوگا۔ میرے مزاج کی تربیت اور ذوق کی پرورش کچھ تو میری ابتدائی تعلیم' جو میں نے جامعہ اسلامیہ اور جامعہ رحمانیہ بنارس میں پائی، کی مرہون منّت ہے اور کچھ میرے اپنے خاندان کی مخصوص دینی فضا کی جو ہر دور میں قال اللہ وقال الرسول کی روح پرور اور ایمان افروز صدا سے معمور رہی۔ ہمارے خاندان کے اکثر افراد حجّاج و حفّاظ، سند یافتہ قاری اور مولوی ہوئے اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلۂ خراب تک جاری ہے۔

ہمارا گھر علماء کرام اور مشائخِ عظام کی توجہات اور ان کے فیوض و برکات کا مرکز رہا ہے۔ والدِ مرحوم (اللہ ان کی لحد کو اپنے نور سے بھر دے اور ان کو اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے) نے اس وقت انتقال فرمایا جب میں بہت کم عمر تھا۔ مگر اسے بھی میں اپنی نیک بختی متصور کرتا ہوں کہ بارہ برس کی عمر تک مجھے ان کو اور ان کے دینی مشاغل و معمولات کو دیکھنے کا موقع ملا اور ان کے ہمراہ صغیر سنی میں حج بیت اللہ کی سعادت اور دیارِ حبیب کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ان کا ذکرِ الٰہی، اور اوراد و وظائف میں بیشتر اوقات مصروف رہنا، اُن کی صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور تبلیغِ احکاماتِ خداوندی میرے لوحِ دل پر نقش کالحجر ہے، ہر چند کہ اب وہ ہمارے درمیان نہیں، میں اپنے اس مجموعہ کا انتساب ان کے نام کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

والد کے انتقال کے بعد عمِ محترم الحاج مولوی عبدالجبار صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی دینی تعلیمات اور مذہبی خدمات نے بھی مجھے کافی متاثر کیا۔ استادِ محترم حضرت مسلم الحریری، مصنف "اسلام نامہ" کا بھی

میری فکر و نظر کی تہذیب اور ذوق ایمانی کی تزئین میں بہت بڑا حصّہ ہے۔ اپنی شاعری کے ابتدائی دور میں مَیں نے اُن سے جو اثرات قبول کئے۔ انہوں نے میری بڑی رہنمائی کی اور ان سے میری دینی و ملّی شاعری کو بڑا فائدہ پہونچا۔

اگست ۱۹۵۷ء سے میں مہاراجہ کالج، آرہ کے شعبۂ انگریزی سے وابستہ ہوں اور اب یہ شہر میرا وطن ثانی بن چکا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اِس دورِ انحطاط میں بھی مجھے آرہ میں ایسے ادب دوست اور دانش ور احباب کا حلقہ میسّر آ گیا جو دنیوی علوم کے دلدادہ ہونے کے ساتھ ساتھ شمعِ ایمانی کے بھی پروانے ہیں۔ کچھ بزرگوں نے بطورِ خاص میری قدر افزائی کی، ہمّت بڑھائی اور اس مجموعہ میں شامل مجھ سے کئی ایسی چیزیں کہلوائیں جنھیں علمی اور دینی حلقوں میں بڑی پذیرائی نصیب ہوئی۔ یہ نظمیں سیرت پاک کے جلسوں کے علاوہ مساجد میں ماہ رمضان میں ختم قرآن کے موقع پر اور شب قدر کے جلسوں میں بھی پڑھی گئیں اور اخبارات و رسائل میں شائع بھی ہوئیں۔ میں اسے اپنی انتہائی

خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ مجھے مختلف مدرسۂ فکر کے لوگوں کی سرپرستی حاصل رہی اور سبھوں سے میں نے اچھے اثرات بخوشی قبول کئے۔ میں ان تمام میکدوں سے سیراب ہوا جہاں توحید و رسالت کے خم لنڈھائے گئے اور بادۂ عرفاں کے ساغر چھلکائے گئے جناب مولانا عزیز احمد وکیل مرحوم و مغفور، محب مکرم نصرت آروی مرحوم، جناب مولانا مہدی بخاری صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی، حضرت فنیل دانا پوری، جناب شاہ فضل امام صاحب واقف آروی اور جناب غلام فخرالدین صاحب شاد جیسے علماء و ادبا سے میرے ذاتی مراسم رہے اور ان میں سے ہر ایک نے مجھے اپنے اپنے طور پر متاثر کیا۔

حمد لکھنا نسبتاً آسان ہے مگر نعت گوئی بڑا ہی مشکل فن ہے۔ یہ ایسا پُر پیچ اور دُشوار گزار راستہ ہے جہاں سے سلامتی کے ساتھ گذر جانا ہر جادہ پیما کا کام نہیں۔ عرفی جیسا باکمال شاعر کہتا ہے:

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

یہاں قدم قدم پر لغزشوں کے امکانات رہتے ہیں اور ہما شما کو تو چھوڑیئے یہاں بڑے بڑوں کے پاؤں لرزاں ہو جاتے ہیں:

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

جوشِ عقیدت و محبّت میں کبھی ایسی حرکت بھی سرزد ہو جاتی ہے جو قابل گرفت ہے۔ میں نے اپنے طور پر پوری احتیاط برتی ہے اور اس بات کی امکانی کوشش کی ہے کہ اپنے جذبات و محسوسات کو آدابِ قیودِ نعت گوئی کے ساتھ پیش کروں۔ میں نے اس بات کی بھی حتی المقدور سعی کی ہے کہ نعت شریف میں صرف اپنی محبت و عقیدت کا شاعرانہ و متغزلانہ اظہار نہ کروں بلکہ آقائے نامدار سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ و سیرتِ مبارکہ کے مختلف گوشوں کو شعری و فنی محاسن کے ساتھ اجاگر کروں۔ اس کوشش میں مجھے کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا فیصلہ شعر و ادب کے صاحبِ نظر ناقد اور 'بادۂ عرفاں' کے لذت آشنا قارئین فرمائیں گے۔

'بادۂ عرفاں' کی اشاعت کے سلسلہ میں جن بزرگوں اور مخلص دوستوں نے میری مدد فرمائی ہے میں ان کا از حد ممنون و متشکر ہوں۔ قارئین سے میری گذارش ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھ خطا کار و گنہگار کو بھی یاد رکھیں کہ اللہ پاک میری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمادیں اور صراطِ مستقیم پہ چلنے اور دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین

احقر العباد

ایم اے حفیظ بنارسی غفرلہٗ
صدر شعبۂ انگریزی
مہاراجہ کالج، آرہ (بہار)

تجدیدِ اعتراف

علیم مسرُور

مذہب ایک میراث ہے۔ اس میراث کے دعویدار تو بہت ہیں لیکن ولولۂ ایمانی اور دینی حمیت کی توفیق ہر کسی کا حصّہ نہیں۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر از بر ہو
پھر پسر لائقِ میراثِ پدر کیوں کر ہو

حفیظ بنارسی کو جن لوگوں نے قریب سے دیکھا ہے، وُہ ان کے داخلی تقدس کی خارجی علامات سے بخوبی آشنا ہیں۔ وہ بنارس کے اس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو عرصۂ دراز سے عبادت و ریاضت اور تبلیغ و ہدایت کا مرکز رہا ہے۔ ان کے والد مرحوم الحاج عبدالقیوم نور اللہ مرقدہٗ، ایک رئیس تاجر اور زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ عالم دین اور شب بیدار عابد تھے۔ قرآن کریم اور

احادیث نبوی کی تعلیمات اور ان پر عمل کی توفیق آج بھی اس گھر کے ہر بچّے کی میراث ہے۔

حفیظ بنارسی کے لئے مذہب ایک روایت نہیں ایک حقیقت ہے۔ وہ انگریزی زبان وادب کے متعلم تھے اور اب اسی زبان وادب کے معلّم ہیں۔ وہ مہاراجہ ڈگری کالج آرہ میں شعبۂ انگریزی کے صدر ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ انھیں اردو زبان وادب سے اس قدر قلبی لگاؤ ہے کہ وہ ہندوستان میں ایک خوش فکر شاعر کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ لیکن میرؔ، غالبؔ، شیکسپیرؔ، ایلیٹ، سارترؔ اور کامو کے طلسمات ہوش ربا بھی انھیں قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روحانی تعلیمات سے غافل نہ کر سکے۔ سوٹ اور ٹائی کے درمیان سے نکلتا ہوا ان کا وجیہہ اور نورانی چہرہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ ان کا دل نور ایمانی سے منور ہے۔ باپ کا علم بیٹے کو اس قدر از بر ہے کہ وہ تلاوت وتفسیر، صوم وصلوٰۃ اور تراویح وتہجد کی مقدس فضا میں خشوع وخضوع کے ساتھ گم ہو جاتے ہیں۔

"بادۂ عرفاں" ان کی لکھی ہوئی حمد، نعت، منقبت اور مناجات کا وہ روح پرور مجموعہ ہے، جس کا ہر شعر محفل سخن کی رسمی داد وستائش سے بے نیاز ہو کر ان کے گوشۂ قلب سے نکلا ہے۔

ان کا یہ وظیفۂ روحانی اب آپ کے سامنے ہے۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے ہیں کہ ان کی غزلوں، نظموں، قطعات اور رباعیات کا ایک دل آویز مجموعہ "درخشاں" ارباب ادب سے خراج تحسین لے چکا ہے۔ وہ محتاج تعارف نہیں رہے۔ 'بادۂ عرفاں' کے پاکیزہ اوراق کے ساتھ میری یہ مختصر سی تحریر محض ایک تجدید اعتراف ہے جس کا فرض اس خلوص و محبت پر عائد ہوتا ہے جو مجھے ان سے ہے۔

میں حفیظ بنارسی کو اس وقت سے جانتا ہوں جب ان کے اندر شعر سے لطف اندوز ہونے کی کیفیت کا آغاز ہوا۔ یہ آغاز کتنے مرحلوں سے گذر کر اس انجام تک پہونچا ہے اس کی روداد ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح میرے سامنے ہے۔ کسی شاعر کے بارے میں بہت کچھ جاننا اور پھر اس کے متعلق اپنے خیالات کو چند سطور میں محدود کرنا دوسروں کے لئے چاہے آسان ہو میرے لئے بڑا مشکل کام ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام خاطر خواہ پورا نہ ہو سکے گا پھر بھی میں جو کچھ لکھ سکوں گا اسے میرے خلوص و محبت کی ایک علامت سمجھ کر قبول کر لینے میں غالباً کسی کو عار نہ ہوگا۔

شعر اعلیٰ ترین جذبات کے اظہار کا نام ہے۔ کوئی منظر، کوئی شے، یا کوئی ذات جب محسوسات کی انتہائی گہری سطح پر اثر انداز

ہوتی ہے تو اس کا اظہار بہر حال شعر ہوتا ہے خواہ وہ نظم کی صورت میں ہو یا نثر کی شکل میں۔ کسی کی توصیف، کسی کا مرثیہ حتیٰ کہ کسی کی ہجو بھی اکثر و بیشتر نظم کی صورت میں پیش کی گئی، اگر اس کا تعلق شاعر کے ذاتی محسوسات سے تھا۔ یہ بھی ہوتا آیا ہے کہ جب کوئی شخص بذات خود شاعرانہ جذبات سے عاری یا اس کے اظہار سے مجبور ہوتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت کے اظہار کے لئے کسی شاعر کا جذبہ شعر مستعار لیتا ہے اور اسے اپنی جانب سے پیش کرتا ہے۔ یہ انتہائی عقیدت اور محبت کی ایسی علامت بن چکی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گی۔

شاعری کسی موضوع پر اظہار جذبات کے لئے کسی مرحلہ کی پابند نہیں ہوتی۔ مذہب عقیدت کی حدیں مقرر کرتا ہے۔ عقیدت ایک جذبۂ بیتاب کا نام ہے اور ایمان اس کی عنان ہے۔ بادشاہوں، نوابوں اور راجوں کے قصیدے لکھتے وقت ہمارے شعراء نے شاعرانہ غلو اور حسن تعلیل کا جس طرح اسراف کیا ہے اگر اسے مذہبی شاعری میں روا رکھا جائے تو وہ ایمان کی شکل بگاڑ دے گا۔ یوں تو کسی طریقۂ فکر سے ایمان و عقیدت کے درمیان توازن برقرار رکھنا ہر کسی کے لئے آسان نہیں، لیکن شاعرانہ طرز فکر میں ٹھوکریں کھا جانے کا

امکان سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ردیف اور قافیے کا ملاپ ایسے ایسے خیالات کو مہمیز کرتا ہے کہ ان میں صداقت پر اکتفا کرنا ایمان صادق کے بغیر ممکن نہیں۔ حفیظ بنارسی کا عرفان خدا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، اصحاب کرام اور امت عام کے درمیان جس قدر محتاط اور واضح ہے وہ قابل قدر ہے۔

مسلمان پر جس طرح نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض ہیں اسی طرح علم دین کا حصول بھی فرض کیا گیا ہے۔ اسلام کے ارکان اربعہ سے غافل مسلمانوں کو علم دین کے حصول کی توفیق کیا ہوگی جبکہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ اردو کی تعلیم سے بھی بے بہرہ ہے اور جن میں تعلیم کے حصول کی توفیق ہے ان کا نصب العین بدلتا جا رہا ہے ایسی حالت میں نعت شریف اور منقبت اصحاب رسول کے مشاعرے بہترین ذریعہ تبلیغ ہیں۔ بنارس ایسے مشاعروں کا خاص مرکز رہا ہے، جہاں شعراء کرام نے سیرت رسول اور اسوۂ اصحاب کرام سے لبریز اشعار کے ساغر بھری محفلوں میں پلائے ہیں اور تشنگان صہبائے عرفان نے جوش و خروش کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ حفیظ بنارسی مستقل طور پر آرہ میں رہنے کے باوجود ایسے مشاعروں میں شریک ہوتے رہے ہیں اور لوگوں کے جذبۂ ایمانی کو جھنجھوڑتے رہے ہیں۔

نعت گوئی جذبۂ سپردگی کے بغیر تاثر پیدا نہیں کرتی لیکن جذبۂ سپردگی کے ساتھ ساتھ سیرت رسول کے ان گوشوں کو پیش کرنا، جو سننے والے یا پڑھنے والے کے دلوں میں تجسس پیدا کرے اور اپنے رسول کی زندگی کے واقعات اور ان میں پوشیدہ رموز سے آگاہی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کرے، ایک مشکل کام ہے۔

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

یا

ہر درد کی دوا ہے صل علیٰ محمدؐ

دونوں مصرعوں میں ایمان و عقیدت اور جذبۂ سپردگی کی کمی نہیں ہے، لیکن حفیظ بنارسی کا انداز ثناخوانی بڑا مختلف، بڑا حقیقت افروز اور بڑا رمز شناس ہے۔ فرماتے ہیں۔

مکاں کی زینت بنا تھا کوئی تصوّر بام و در سے پہلے
کسی کے جلوے سنور چکے تھے ہمارے ذوقِ نظر سے پہلے
کوئی سکوں آشنا نہیں تھا کسی کو اس کا پتہ نہیں تھا
صدائے امن و سلام عالم اٹھی محمدؐ کے گھر سے پہلے
عدو پہ بھی اپنے رحم کرنا، ستم بھی سہنا دعا بھی دینا
کہاں تھی ایسی ادا کسی میں آئے خیر البشر سے پہلے

ایسی مثالیں اس مختصر سے مجموعے میں جا بجا موجود ہیں۔ میں زیادہ اقتباس پیش کر کے حفیظ بنارسی کی سعی و کاوش سے اپنے مضمون میں دل کشی پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ یہ بڑی حق تلفی ہوگی۔ مجموعہ آپ کے سامنے ہے آپ خود لطف اندوز ہوں۔

فن اور ادب کے مسئلے، موضوع اور ہیئت کے تجربے، جدید و قدیم کی آویزش۔ ترقی پسندی اور رجعت پسندی کی تفریق خواہ شعر و ادب کو کسی سمت موڑتے رہیں لیکن اپنے اپنے جوش و جذبہ کے اظہار کے لیے شعر کا استعمال اسی طرح ہوتا رہے گا جس طرح ہوتا آیا ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ دماغ میں تجسس اور دلوں میں ایمان آج کے دور میں بھی جسے رشتہ ٹوٹنے کا دور کہا جاتا ہے کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور بنی نوع انسانی کو ایک ایسے رشتے میں منسلک کئے ہوئے ہے جو لچک تو سکتا ہے ٹوٹ نہیں سکتا۔ میرا یقین ہے کہ کسی کا دل روحانی جذبے سے خالی نہیں ہے۔ خواہ مادیت کی چکا چوند سے تھوڑی دیر کے لئے کوئی اپنے اندرون جاں سے بے خبر ہو جائے لیکن وہ اسے یکسر نہیں

بھول سکتا۔

'بادۂ عرفاں' اہل ایمان کے دلوں کے لئے یقیناً باعثِ تسکین ہوگا۔ میری دعا ہے کہ خدا حفیظ بنارسی کی سعی ایمانی کو قبول فرمائے اور انھیں جزائے خیر دے۔ آمین

••

علیم مسرور
اسمٰعیل منزل، پانڈے حویلی
بنارس

حمدِ باری تعالیٰ

سب سے اعلیٰ سب سے ارفع شانِ ربّ العالمین
ساری تعریفیں ہیں بس شایانِ ربّ العالمین

ہر طرف ہے اس کی قدرت کا کرشمہ آشکار
ہر جگہ ہے جلوۂ تابانِ ربّ العالمین

ہے کشادہ سب کی خاطر اُس کا دربارِ کرم
عام ہے سب کے لئے فیضانِ ربّ العالمین

سر وہی ہے جس میں ہو سودائے پاکؐ کا
دل وہی ہے جس میں ہو ارمانِ ربّ العالمین

جسؒ کو حاصل ہو گئی پہچان اپنے نفس کی
اس کو حاصل ہو گیا عرفانِ ربُّ العالمین

ہو نہیں سکتا ادا اس کے کرم کا شکریہ
اس قدر ہم سب پہ ہیں احسانِ ربُّ العالمین

جنّت الفردوس کے وارث وہی ہوں گے حفیظ
ہیں جو دل سے تابعِ فرمانِ ربُّ العالمین

••

ؒ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

وحدہٗ لاشریک

حمد اُس کی جو ہے مالکِ دو جہاں
حمد اُس کی جو ہے خالقِ انس و جاں
حمد اُس کی نہایت جو رحمٰن ہے
حمد اُس کی جو سب کا نگہبان ہے
حمد اُس کی نہیں کوئی جس کا شریک
حمد اُس کی جو ہے وحدہٗ لاشریک
حمد اُس کی جو ہر شے پہ ہے حکمراں
حمد اُس کی جو ہے سب کا روزی رساں
حمد اُس کی جو پاک اور بے عیب ہے
خالقِ کل ہے جو عالم الغیب ہے
حمد اُس کی ہمیشہ سے ہے جس کی ذات
حمد اُس کی نہیں جس کی خاطر ممات

حمد اُس کی نہیں جس کو کوئی کمی
حمد اُس کی حقیقت میں جو ہے غنی

حمد اس کی نہیں جس کی کوئی نظیر
ذاتِ عالی ہے جس کی علیم و خبیر

حمد اُس کی جو دراصل محمود ہے
حمد اُس کی جو ہم سب کا معبود ہے

حمد اُس کی جو ستّار و غفّار ہے
حمد اُس کی جو قہّار و جبّار ہے

حمد اُس کی جو ہے احسن الخالقین
حمد اُس کی جو ہے ارحم الراحمین

دینے والا نہیں کوئی اس کے سوا
اس کے بندے ہیں ہم اور وہ ہے خدا

سر جھکاؤ حفیظ اس کے دربار میں
ہاتھ پھیلاؤ بس اُس کی سرکار میں

لَا اِلٰہ اِلّاَ اللّٰہ

ضمیرِ کون و مکاں لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ
وظیفۂ دو جہاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

نوائے زندہ دلاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ
صدائے خوش نفساں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

نماز ہو کہ اذاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ
ہے سب کی روحِ رواں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

دوائے دردِ نہاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ
علاجِ سوزشِ جاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

شجر حجر ہوں کہ مرغانِ وادی و گلشن
سبھی ہیں زمزمہ خواں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

لکھا ہے عرش کی پیشانیٔ دُرخشاں پر
بہ خطِّ کاہکشاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

رُخِ لالہ و گُل ہو کہ پردۂ مہ و خور
وہی ہے سب میں نہاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

نشاطِ روح کا ساماں بنے ہر ایک نفس
رہے جو وردِ زباں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

بغیر یادِ الٰہی بغیر ذکرِ خدا
سکونِ قلب کہاں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

ایاغِ بادۂ عرفاں چراغِ راہِ ہدیٰ
کلیدِ بابِ جناں لا اِلٰہ الا اللّٰہ

مسافرانِ حق آگاہ کی نظر میں حفیظ
ہے منزلوں کا نشاں لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ

قطعہ

اِک زمانے پہ ہے احسانِ رسُولِ عربی
عام ہے چشمۂ فیضانِ رسُولِ عربی
غیر ممکن اُسے عرفانِ خُدا ہو حاصل
جس کو حاصل نہیں عرفانِ رسُولِ عربی

نذرِ عقیدت

نورِ حقیقت جلوۂ فطرت صلّی اللہ علیہ وسلم
عرش کی رونق فرش کی زینت صلّی اللہ علیہ وسلم

بزمِ ازل کی شمعِ درخشاں فخرِ ملائک فخرِ انساں
فخرِ نبوت فخرِ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلم

آپ کی تخلیق اوّل اوّل آپ کی بعثت آخر آخر
روحِ فسانہ جانِ حقیقت صلّی اللہ علیہ وسلّم

صبحِ ازل، رخسارِ منوّر، شامِ ابد گیسوئے مطہّر
اللہ اللہ آپ کی صورت صلّی اللہ علیہ وسلم

حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ سب کی زباں پر آپ کا چرچا
آپ کی سب نے دی ہے بشارت صلّی اللہ علیہ وسلم

حسنِ حقیقی آپ کا شائق بعدِ خدا ہیں آپ ہی فائق
واہ رے رتبہ واہ رے عظمت صلّی اللہ علیہ وسلّم

حسنِ مجسّم ذاتِ مکرّم آپ کے صدقے دونوں عالم
آپ کی خاطر ساری خلقت صلّی اللہ علیہ وسلّم

آپ کے منکر آپ کو مانیں اپنا امینؐ و صادقؐ جانیں
واہ رے امانت واہ رے صداقت صلّی اللہ علیہ وسلّم

صلح و وفا ہو جنگ و جدل ہو خواہ وہ کوئی بزمِ عمل ہو
آپ نے کی ہے سب کی صدارت صلّی اللہ علیہ وسلّم

خاک کے بدلے پھول کی بارش واہ رے آپ کی شانِ نوازش
دشمنِ جانی پر بھی عنایت صلّی اللہ علیہ وسلّم

بزمِ زمیں یا بزمِ فلک ہو، حشر کا دن، معراج کی شب ہو
ہر دم ذکر و فکرِ اُمّت صلّی اللہ علیہ وسلّم

رہبرِ عالم، ہادیِ دوراں، سارے جہاں پر آپ کا احساں
سب کی خاطر آپ ہیں رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم

شاہ و گدا کا فرق مٹایا، بندۂ حق کو حق سے ملایا
آپ پہ نازاں حُسنِ ہدایت صلّی اللہ علیہ وسلم

جامِ محبّت سب کو پلایا، مژدۂ رحمت سب کو سُنایا
ساقیِ کوثر مالکِ جنّت صلّی اللہ علیہ وسلم

جس نے "رفعنا"[1] کہہ کے کیا ہے آپ کا نامِ نامی اونچا
بس وہی جانے آپ کی رفعت صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ نبیؐ ہے باعثِ رحمت، ذکرِ نبیؐ ہے کیف و مسرّت
مجھ کو حفیظؔ اس سے ہے عقیدت صلّی اللہ علیہ وسلم

●●

۱؎ ورفعنا لک ذکرک

قطعہ

راہِ حق سے ہمیں آشنا کر گئے
دردِ انسانیت کی دوا کر گئے
ان کی خیرالوریٰ کے صدقے حفیظ
اُن پہ قرباں جو سب کا بھلا کر گئے

قطعہ

اللہ کتنے ارشد و امجد ہیں مصطفیٰ
دونوں جہاں کے معنی و مقصد ہیں مصطفیٰ
اللہ کے نام پاک سے مشتق ہے اُن کا نام
محمود ہے خدا تو محمد ہیں مصطفیٰ

آئینۂ سیرتِ رسولؐ

چراغِ دین و ایماں یوں فروزاں کر دیا تو نے
دلِ انساں کو رشکِ ماہِ تاباں کر دیا تو نے

تری سیرت ہے اخلاق و محبّت کا وہ آئینہ
کہ دیکھا جس نظر نے اس کو حیراں کر دیا تو نے

درندوں کو بھی سفّاکی پہ جن کی شرم آتی تھی
انھیں کو مظہرِ آدابِ انساں کر دیا تو نے

وہ جن کی جاہلیّت کا زمانے بھر میں شہرہ تھا
انھیں کو علم و دانش کا نگہباں کر دیا تو نے

وہ جو ڈوبے ہوئے تھے بحرِ آلام و مصائب میں
انہیں کو خود گریبان گیر طوفاں کر دیا تو نے

وہی ذرّات ریگستاں جھلستے تھے جہاں انساں
انھیں ذرّات کو جنّت بداماں کر دیا تو نے

وہ جو کفر و ضلالت کے اندھیروں میں بھٹکتے تھے
اُنھیں کو مطلعِ خورشید ایماں کر دیا تو نے

جہاں دہشت کا پہرہ تھا جہاں وحشت برستی تھی
اُسی وادی کو رشکِ صد گلستاں کر دیا تو نے

وہ جو کانٹے چبھوتے تھے اُنہیں پر پھول برسا کر
کمالِ حسنِ انسانی نمایاں کر دیا تو نے

یہ اک عالم ہے ممنونِ کرم تیری ہدایت کا
کچھ اتنا جادۂ ہستی کو آساں کر دیا تو نے

اُدھر دردِ یتیمی کا مداوا ہو گیا تجھ سے
اِدھر بیواؤں کے جینے کا ساماں کر دیا تو نے

پڑھایا وہ سبق حسنِ مساوات و اُخوّت کا
غریبی اور امیری سب کو یکساں کر دیا تو نے

شرف کچھ اس قدر بخشا کھجوروں کی چٹائی کو
کہ اس کو غیرتِ تختِ سُلیماں کر دیا تو نے

وہ تیری پاک دامانی کہ رشک آئے فرشتوں کو
طہارت کی بلندی پر چراغاں کر دیا تو نے

تری تعلیم نے رہبانیت کو جرم ٹھہرایا
غمِ دوراں کو بھی جزوِ غمِ جاں کر دیا تو نے

ترا پیغام سرتاپا محبت ہی محبت ہے
محبت کو ہر افسانے کا عنواں کر دیا تو نے

حقیقت بینی و حق آگہی بخشی وہ دنیا کو
کہ ہر شیرازۂ باطل پریشاں کر دیا تو نے

زمانہ معترف ہے تیرے کردارِ مثالی کا
دلِ دشمن کو بھی اپنا ثنا خواں کر دیا تو نے

تری تعریف بھی کیجئے تو کن الفاظ میں کیجئے
زباں کو ہائے کتنا عجز ساماں کر دیا تو نے

(نعت شریف)

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے کیا ہو گی بیاں شانِ محمدؐ مصطفےٰ
جب خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ مصطفےٰ

آپ ہی ہیں باعثِ تزئینِ بزمِ دو جہاں
ہے یہ افسانہ بہ عنوانِ محمدؐ مصطفےٰ

ساری دنیا کے لئے سرچشمۂ رحمت ہیں آپ
ساری دنیا پر ہے احسانِ محمدؐ مصطفےٰ

ان کی تعلیمات کو اپنا رہا ہے اک جہاں
آج بھی جاری ہے فیضانِ محمدؐ مصطفےٰ

کیا ہے اندازِ حکومت، دہر کو دکھلا گئے
واہ رے شانِ غلامانِ محمدؐ مصطفےٰ

مر کے بھی شیخین ہیں قربِ نبیؐ سے سرفراز
کیوں نہ کہیے ان کو جانانِ محمد مصطفےٰ

کفر کی آندھی اسے ہرگز بجھا سکتی نہیں
شمعِ حق ہے شمعِ تابانِ محمد مصطفےٰ

کیا ستائے گی تمازت اُن کو روزِ حشر کی
آ گئے جو زیرِ دامانِ محمد مصطفےٰ

شق ہوا مہتاب، لوٹ آیا فلک پر آفتاب
دیکھیے اعجازِ فرمانِ محمد مصطفےٰ

کہہ رہے ہیں اے حفیظِ خوش بیاں سب آپ کو
بلبلِ صحنِ گلستانِ محمد مصطفےٰ

●●

خمخانۂ رسولؐ

کیوں کہ ہم اہلِ دل ہوں نہ دیوانۂ رسولؐ
ہے جانِ صد حقیقت اک افسانۂ رسولؐ

آیا جو تشنہ کام وہ سیراب ہوگیا
اللہ رے تصرفِ میخانۂ رسولؐ

کیا ہم سے آنکھ شوکتِ شاہی ملائے گی
ہم لوگ ہیں گدائے درِ خانۂ رسولؐ

ہم کو شراب و شیشہ و ساغر سے کیا غرض
ہم رند پاک باز ہیں مستانۂ رسولؐ

مہر و مہ و نجوم و گل و لالہ و چمن،
جلوے تمام ہیں پئے نذرانۂ رسولؐ

میخانۂ جہاں میں نہ پیاسا رہا کبھی
وہ رند مل گیا جسے پیمانۂ رسولؐ

تسنیم کی طلب ہے نہ کوثر کی آرزو
یارب بس ایک ساغرِ خم خانۂ رسولؐ

یارو! متاعِ دانش و حکمت کے باوجود
عارف نہ ہو سکا کوئی بیگانۂ رسولؐ

پھر حد سے بڑھ گئی ہیں زمانے کی اُلجھنیں
پھر مانگتی ہے زلفِ جہاں شانۂ رسولؐ

محشر میں شور اُٹھے گا مجھے دیکھ کر حفیظؔ
وہ آ رہا ہے دیکھئے دیوانۂ رسولؐ

••

سلام بدرگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السّلام اے عالمِ ہستی کے عنواں السّلام
السّلام اے فخرِ جن و فخرِ انساں السّلام
السّلام اے شمعِ حق تنویرِ یزداں السّلام
السّلام اے نور بخشِ بزمِ امکاں السّلام
السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

کھول دی دنیا پہ تو نے ہر حقیقت کفر کی
تیرے آگے جھک گئی ہر ایک طاقت کفر کی
تیرے آتے ہی ہوئی کافور ظلمت کفر کی

السّلام اے مطلعِ خورشید ایماں السّلام
السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

باعثِ تسکینِ دل، آرامِ جاں ہے تیرا نام
تیری یادِ پاک ہے سرچشمۂ کیفِ دوام
تیرے مستوں کو نہیں ہے شیشہ و ساغر سے کام
السّلام اے ساقیٔ صہبائے عرفاں السّلام
السلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

تو نے بتلایا جہاں کو مدّعائے زندگی
کر دیا انساں کو تو نے آشنائے زندگی
تیرا ہر قول و عمل ہے رہنمائے زندگی
السّلام اے قافلہ سالارِ دوراں السّلام
السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

السّلام اے کارساز و غم گسارِ بے کساں
السّلام اے چارہ فرمائے یتیم و بے زباں
السّلام اے مرہمِ زخمِ خواتینِ جہاں
السّلام اے داروئے دردِ غریباں السّلام
السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

تو چراغِ فرش بھی ہے عرش کی قندیل بھی

تو وہاں ہے شل ہیں جس جا بازوئے تخییل بھی

تیری رفعت کو نہ پہونچے شہپرِ جبریل بھی

السّلام اے صاحبِ معراجِ انساں السّلام

السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

حسنِ ایمان و یقیں تیری ہی ذاتِ پاک ہے

نازشِ دنیا و دیں تیری ہی ذاتِ پاک ہے

"رحمتُ اللعالمیں" تیری ہی ذاتِ پاک ہے

السّلام اے شاہد و محبوبِ یزداں السّلام

السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

عرشِ اعظم نے تجھے دیکھا ہے مہمانِ خُدا

تیری خاطر انگنت ہیں ہم پہ احسانِ خُدا

تیرا ہر فرمان ہے تفسیرِ فرمانِ خُدا

السّلام اے معنئ آیاتِ قرآں السّلام

السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

ہو گی فردوسِ نظارہ شافعِ محشر کی دید

غمزدوں کے واسطے ہو جائے گا سامانِ عید

ہم گنہگاروں کو ہے تیری شفاعت کی اُمید

السّلام اے راحتِ قلبِ مسلماں السّلام

السّلام اے شاہِ دیں شاہِ رسولاں السّلام

••

سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

اے براہیم اے حق آگاہ و حقیقت آشنا
اے خلیل اللہ اے تصویرِ تسلیم و رضا

تیری سیرت کے تصدّق اے نبیٔ خوش خصال
مِل نہیں سکتی ترے ایثار کی کوئی مثال

جوشِ ایمانی ہے کیا تُو نے نمایاں کر دیا
عہدِ طفلی ہی میں تو نے کارِ مرداں کر دیا

تو نے چکنا چور کر ڈالا غرورِ کافری
سرنگوں تھا تیرے آگے ہر طلسمِ آذری

بُت شکن تجھ سا زمانے میں کہیں دیکھا نہیں
تیری جرأت تیرا ایمان و یقیں دیکھا نہیں

شعلۂ جوّالہ میں بھی مثلِ گُلِ خنداں رہا
واہ رے ایماں کی طاقت واں بھی تو شاداں رہا

تھا خدا کی ذات پر تجھ کو بھروسہ کس قدر
محوِ حیرت ہے زمانہ تیرے استقلال پر

نے مدد چاہی کسی کی نے دُعا مانگی کوئی
پیش کش ٹھکرا دی تو نے حضرتِ جبرئیل کی

کامیابِ امتحان و آزمائش ہو گیا
رحمتِ حق سے سزاوارِ نوازش ہو گیا

تیرے آگے آ گیا اللہ کی رحمت کا جام
بن گیا نمرود کا آتش کدہ باغِ سلام

رہگذارِ حق میں سب کچھ تو نے قرباں کر دیا
خم سرِ تسلیم، پیشِ حکمِ یزداں کر دیا

پھیر دی ہنستے ہوئے بیٹے کی گردن پر چھُری
مرحبا اے مظہرِ معراجِ حسنِ بندگی

یوں نمایاں تیری خاطر شانِ رحمانی ہوئی
تیرے بیٹے کی جگہ برّہ کی قربانی ہوئی

عیدِ اضحیٰ تیری سُنّت کا حسیں انعام ہے
تیرا ممنونِ کرم ہر بندۂ اسلام ہے

تیرے دم سے گلشنِ ایماں میں قائم ہے بہار
اے خلیل اللہ تجھ پہ ہو سلام بے شمار

تیرا ایماں گر ہمارے قلب میں بیدار ہو
آتشِ ایّام میں کیفیتِ گلزار ہو

السّلام اے مورثِ ذی شانِ احمدؐ السّلام
السّلام اے مصطفیٰؐ کے جدِّ امجد السّلام

••

نعتِ رسولؐ صلے اللہ علیہ وسلم

کیا غم ہے اگر یورشِ آلام بہت ہے — تسکینِ دل و جاں کو ترا نام بہت ہے

مستی یہ وہ مستی ہے کہ تا حشر رہے گی — میخانۂ توحید کا اک جام بہت ہے

تیرے ہی نہ کام آئے تو کس کام کا یہ دل — کام آئے ترے تو دلِ ناکام بہت ہے

مجھ پر بھی ہو للہ کوئی چشمِ عنایت — الطاف نوازی کا ترے نام بہت ہے

سمجھے بھی تو کیا سمجھے کوئی آپ کی عظمت — اونچا نگہِ دہر سے یہ بام بہت ہے

اب اور مرے دل کو نہیں کوئی تمنّا — مل جائے مدینے کی جو اک شام بہت ہے

اسلام کی عزّت ہے حفیظ آپ کی عزّت

بس آپ کو یہ عزّتِ اسلام بہت ہے

● ●

لمحۂ فکریہ

مسلمانوں میں اب وہ تابِ رُوحانی نہیں ملتی
کسی دل میں فروزاں شمعِ یزدانی نہیں ملتی

نہیں ملتا قدح خوارِ یقین و آگہی کوئی
کسی پیمانے میں صہبائے عرفانی نہیں ملتی

گھروں میں رحل و قرآں کی فراوانی تو ہے لیکن
کہیں پابندئ احکامِ قرآنی نہیں ملتی

جسے دیکھو وہ دنیا کی تن آسانی کا خواہاں ہے
کسی میں دین کی خاطر پریشانی نہیں ملتی

کوئی اک دوسرے کا بارِ غم ہلکا نہیں کرتا
کسی میں خوبئ ایثار و قربانی نہیں ملتی

ہماری زندگی نا آشنائے زندگانی ہے
اب اس دریا میں کوئی موجِ طغیانی نہیں ملتی

اگر ڈھونڈو تو کوئی صاحبِ سیرت نہیں ملتا
اگر دیکھو تو کوئی شکل نورانی نہیں ملتی
عجم کی بات کیا کیجے عجم تو پھر عجم ہی ہے
عرب والوں میں بھی تنویرِ ایمانی نہیں ملتی
مسلمانوں کے ہاتھوں خود مسلماں قتل ہوتے ہیں
کہیں اس جرم پر کوئی پشیمانی نہیں ملتی
نظر آتا ہے داغِ معصیت ہر دامنِ دل پر
کہیں پاکیزگی و پاک دامانی نہیں ملتی
صنم ہائے ہوس کو سجدہ کرنے والے ملتے ہیں
خدا کے آگے جو خم ہو وہ پیشانی نہیں ملتی
ہزاروں مرثیہ خواں ہیں مگر صد حیف و صد حرماں
کسی دل میں تمنائے رجز خوانی نہیں ملتی
اسی باعث تو رسوا ہیں حفیظ آج اس جہاں میں ہم
کہ اب ہم میں کوئی شانِ مسلمانی نہیں ملتی

●●

حیاتِ جاوداں

رہِ اسلام کا راہی اگر انسان ہو جائے
ہر اک دشواریٔ منزل ابھی آسان ہو جائے

بجائے ناخدا گر ہو خدا کا آسرا ہم کو
سفینے کے لئے ساحل ہر اک طوفان ہو جائے

مسلماں آج بھی ہو رہنما اقوامِ عالم کا
مگر یہ شرط ہے وہ کاملُ الایمان ہو جائے

خدائے پاک و برتر کا نہیں پہچاننا مشکل
خود اپنی ذات کا ہم کو اگر عرفان ہو جائے

ہمارا ہر عمل گر سنّت و قرآں پہ مبنی ہو
ہماری زیست کا پھر غیب سے سامان ہو جائے

حفیظ اس کو ہی ہوتی ہے حیاتِ جاوداں حاصل
جو حق کی راہ میں جی جان سے قربان ہو جائے

(نعت شریف)

خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

مکاں کی زینت بنا تھا کوئی تصوّر بام و در سے پہلے
کسی کے جلوے سنور چکے تھے ہمارے ذوقِ نظر سے پہلے

کوئی تجلّی نہ جلوہ گر تھی نمودِ شام و سحر سے پہلے
مگر وہ اک نورِ مصطفائی ظہورِ شمس و قمر سے پہلے

کوئی سکوں آشنا نہیں تھا کسی کو اس کا پتہ نہیں تھا
صدائے امن و سلام عالم اُٹھی محمدؐ کے گھر سے پہلے

عدو پہ بھی اپنے رحم کرنا ، ستم بھی سہنا دعا بھی دینا
کہاں تھی ایسی ادا کسی میں ادائے خیر البشر سے پہلے

نہ صبحِ ہستی تھی کیف افزا نہ شامِ ہستی میں دل کشی تھی
حیات نامعتبر تھی گویا ترے غمِ معتبر سے پہلے

بغیر حبِّ رسولِ اکرمؐ خدا بھی تم کو نہ مل سکے گا
حفیظ منزل کی گر طلب ہے گذر لو اِس رہگذر سے پہلے ●●

نعت شریف

دامنِ رحمت

نہ شمعِ مصطفےٰ ہوتی تو پروانے کہاں جاتے
لٹانے نقدِ جان و دل یہ دیوانے کہاں جاتے

نبیؐ کا دامنِ رحمت ہی بس اپنا ٹھکانا ہے
نہ ہوتا یہ تو ہم عاصی خدا جانے کہاں جاتے

محمد مصطفےٰ کی سعی اور نا کام ہو جاتی
خدا خانے نہ بنتے تو صنم خانے کہاں جاتے

تمہارا شکریہ تم نے ہمارا درد پہچانا
ہم اپنی داستانِ غم کو دہرانے کہاں جاتے

مدد لینی پڑی آخر محمدؐ کی شریعت سے
زمانے والے گتھی اپنی سلجھانے کہاں جاتے

حفیظ اُن کا تصور ہے جو اپنے کام آتا ہے
دلِ بیتاب کو ہم ورنہ بہلانے کہاں جاتے ●●

دارُالشفاء

شور اُٹھا جب ہم دیارِ مُصطفےٰ تک آ گئے
آ گئے بیمارِ غم دارالشفا تک آ گئے

گمرہوں کو بھی مِلا ہے رہنمائی کا شرف
صدقِ دل سے جب وہ تیرے نقشِ پا تک آ گئے

مصطفائی دیکھئے معجز نمائی دیکھئے
درد والے دردِ عالم کی دوا تک آ گئے

تو نے ان کے حق میں بھی دل سے دعائے خیر کی
ظلم والے ظلم کی ہر انتہا تک آ گئے

حسنِ صورت حسنِ سیرت حسنِ گفتار و عمل
حسن کے جلوے تھے جتنے مصطفےٰ تک آ گئے

●●

شانِ بشر

رسول پاکؐ کی میرے حیاتِ معتبر دیکھے
اُنہیں پیشِ نظر رکھ کر کوئی شانِ بشر دیکھے
نبیؐ کا نقش قائم ہے اُسی انداز سے اب تک
نہ جانے حادثے کیا کیا زمیں نے عمر بھر دیکھے
جسے عزلت گزیں گوشہ نشیں دیکھا زمانے نے
اُسی کو جنگ کے میداں میں بھی سینہ سپر دیکھے
یہاں ذرّے مہ و انجم کو آئینہ دِکھاتے ہیں
جسے مطلوب ہو جنّت وہ اُن کی رہگذر دیکھے
ذرا دے دے تو کوئی واسطہ نامِ محمدؐ کا
دعائے بے اثر کا پھر وہ اعجازِ اثر دیکھے

نعت شریف

ذاتِ پُر نورؐ

ہوا کس طرح سے اسلام عالمگیر کیا کہئے
ترے خلق و محبت کی تھی یہ شمشیر کیا کہئے

عرب کے ریگزاروں کو سراپا نور کر ڈالا
محمد مصطفٰےؐ کی ذاتِ پُر تنویر کیا کہئے

دروسِ حسنِ انسانی دیئے کس نے زمانے کو
بدل دی کس نے آدم زاد کی تقدیر کیا کہئے

کسی کی رہگذر جنت بداماں خلد ساماں ہے
کسی کی خاکِ پا غیرت دہِ اکسیر کیا کہئے

یہ کس نے دے دیا ہے واسطہ نامِ محمدؐ کا
دُعا کے واسطے بے تاب ہے تاثیر کیا کہیئے

ہے آزادی ہی آزادی تری قیدِ غلامی میں
ارے او گیسوؤں والے تری زنجیر کیا کہیئے

یہ کس کی ناخدائی مل گئی اہلِ سفینہ کو
سفینہ خود ہے موجوں کا گریباں گیر کیا کہیئے

خیالِ شافعِ محشر کی چارہ سازیاں دیکھو
حفیظ اب کچھ نہیں ہے ہم کو غمِ تقصیر کیا کہیئے

●●

نعت شریف

حاصلِ خدائی

کسی کی ذات نے یہ خاص بات پائی ہے
خدا نہیں ہے مگر حاصلِ خدائی ہے

کرم نواز نظر تو نے جب اُٹھائی ہے
حیات موت کی چلمن سے مسکرائی ہے

نصیبِ دولتِ آغوشِ آمنہ مت پوچھ
یہ دولت ایک زمانے کے کام آئی ہے

چمک چمک کے ہزار آفتاب ڈوب گئے
مگر وہ شمع کہ جو آپ نے جلائی ہے

نفس نفس سے ترے، کفر کا فسوں ٹوٹا
قدم قدم پہ ضلالت نے مات کھائی ہے

کسی کی زلفِ معنبر تو کارساز نہیں
نسیمِ صبح یہ خوشبو کہاں سے لائی ہے

نہ پوچھ ان کا مقدّر ہے کس قدر بیدار
حفیظ جن کو مدینے میں نیند آئی ہے



دُنیائے مدِینہ

کیا کیجئے بیاں حُسنِ دل آرائے مدینہ
ہیں خندہ بہ لب صُبح پہ شب ہائے مدینہ
اللہ رے یہ جلوۂ یکتائے مدینہ
ہے جنّت فردوس بھی شیدائے مدینہ
اس طرح مرے دل میں سما جائے مدینہ
دیکھوں میں جدھر مجھ کو نظر آئے مدینہ
کانٹے بھی جو مِل جائیں تو دامن میں سجالوں
گلہائے مدینہ تو ہیں گلہائے مدینہ
سرکارِ دو عالم کے قدم چوم چکا ہے
کیوں رشکِ گلستاں نہ ہو صحرائے مدینہ

دل اس کو نہ کہیئے کہ وہ دل بھی کوئی دل ہے

جس دل میں نہیں کوئی تمنّائے مدینہ

آرام گہِ بادشہِ کون و مکاں ہے

کیوں ناز مقدّر پہ نہ فرمائے مدینہ

تسکین ملے گی نہ مرے ذوقِ نظر کو

دیکھوں گا نہ جب تک رُخِ زیبائے مدینہ

کیوں میکدۂ زیست میں وہ تشنہ بہ لب ہو

جس رند کے ساغر میں ہے صہبائے مدینہ

ہر چیز پہ طاری ہے یہاں کیف کا عالم

دُنیائے بہاراں ہے کہ دنیائے مدینہ

مجھ کو بھی میسّر ہو خدا اس کی زیارت

مدّت سے مرے سر میں ہے سودائے مدینہ

●●

چار یارِ مصطفیٰ

حسنِ ایمان و یقیں ہیں چار یارِ مصطفیٰ
مصطفیٰ کے جانشیں ہیں چار یارِ مصطفیٰ

حضرت صدیق و فاروق اور عثمان و علی
چار مہتابِ مبیں ہیں چار یارِ مصطفیٰ

حشر تک جن کی تجلی ماند پڑ سکتی نہیں
تاجِ دیں کے وہ نگیں ہیں چار یارِ مصطفیٰ

ان کو جنت کی بشارت زندگی ہی میں ملی
وارثِ خلدِ بریں ہیں چار یارِ مصطفیٰ

اِقتدا کی جس نے اُن کی وہ ہدایت پا گیا
وہ نجومِ خوش جبیں ہیں چار یارِ مصطفیٰؐ

اُن کے قدموں پر بہارِ گلشنِ دنیا نثار
رونقِ گلزارِ دیں ہیں چار یارِ مصطفیٰؐ

جن کی خوشبو سے معطّر ہے فضائے جان و دل
ایسے گلہائے حسیں ہیں چار یارِ مصطفیٰؐ

ناز فرما کیوں نہ ہوں اُن پر ہم اہلِ دیں حفیظؔ
دینِ احمدؐ کے امیں ہیں چار یارِ مصطفیٰؐ

●●

نعت شریف

بارشِ رحمت

احساسِ گنہ بھی کیا شے ہے کیا چیز ندامت ہوتی ہے
یاں آنکھ سے آنسو گرتے ہیں واں بارشِ رحمت ہوتی ہے

وہ درد علاجِ ہستی ہے تجھ سے جسے نسبت ہوتی ہے
اُس درد کا درماں کون کرے جس درد میں لذّت ہوتی ہے

جب کوئی مُصیبت آتی ہے یوں دل کو تسلّی دیتا ہوں
اب اُن کی عنایت ہوتی ہے اب اُن کی عنایت ہوتی ہے

فرمانِ نبوّت کو دیکھو، قرآں کی ہدایت کو دیکھو
اقوالِ رسولِ اکرمؐ پر تائید مشیّت ہوتی ہے

محبوبِ خدائے اکبر سے ہوتی ہے جسے اُلفت جتنی
اتنی ہی حفیظ اُس بندہ پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے

●●

سرکارِ مدینہؐ

سرکارِ دو عالمؐ کا ہر وصف مثالی ہے
صورت بھی نرالی ہے سیرت بھی نرالی ہے

اک چشمِ عنایت کا بندہ بھی سوالی ہے
اے لطف و کرم والے دامن مرا خالی ہے

اُس شمعِ ہدایت سے لَو جس نے لگا لی ہے
دنیا بھی بنا لی ہے عقبیٰ بھی بنا لی ہے

یوں دِل میں مدینے کی تصویر چھپا لی ہے
دنیا ہی میں اک جنّت ہم نے تو بسا لی ہے

یہ شمس و قمر اُن کے جلوؤں ہی کے دو رُخ ہیں
اک شانِ جلالی ہے اک شانِ جمالی ہے

احباب ہوں یا دشمن سب پر ہے کرم اُن کا
اُن کے لبِ رحمت سے دُنیا نے دُعا لی ہے

اس در کی جبیں سائی مجھ کو بھی ملے یارب
دُنیا نے جہاں جا کر تقدیر بنا لی ہے

دربانِ مکرّم ہیں جبریلِ امیں جس کے
سرکارِ مدینہ کا دربار وہ عالی ہے

حسنِ طلب

مرنے کی تمنّا ہے نہ جینے کی طلب ہے
اب کوئی طلب ہے تو مدینے کی طلب ہے

چشم کرمِ ساقیٔ کوثر ہے میسّر!
کس رند کو اب جام سے پینے کی طلب ہے

نکلے نہ کبھی یادِ نبیؐ خانۂ دل سے
یہ میری طلب کتنے قرینے کی طلب ہے

سرکارؐ کی بتلائی ہوئی راہ پکڑ لو
طوفاں میں اگر تم کو سفینے کی طلب ہے

رشتہ درِ احمدؐ سے حفیظ اپنا بڑھاؤ
تم کو بھی اگر عرش کے زینے کی طلب ہے

حسینؓ ابنِ علیؓ

محفلِ ایماں کی زینت ہیں حسین ابن علی
شمعِ دربارِ رسالت ہیں حسین ابن علی

مصطفیٰؐ کے دل کی راحت ہیں حسین ابن علی
سایۂ دامانِ رحمت ہیں حسین ابن علی

کون ہے حاصل ہوئی جس کو یہ معراجِ حسیں
راکبِ دوشِ رسالت ہیں حسین ابنِ علی

راہِ حق میں اپنے سارے گھر کو قرباں کر دیا
رُوحِ معنیٔ شہادت ہیں حسین ابن علی

سایۂ شمشیر میں بھی کی نمازِ حق ادا
نازش و فخرِ عبادت ہیں حسین ابن علی

صفحۂ ہستی پہ جو روشن رہے گا حشر تک
وہ حسیں نقشِ حقیقت ہیں حسین ابن علی

زندگی کے معرکہ میں اہلِ حق کے واسطے
درسِ صبر و استقامت ہیں حسین ابن علی

ہر گلِ شاداب کے سردار ہوں گے خُلد میں
وہ گلِ خاتونِ جنّت ہیں حسین ابن علی

کی ذبیح اللہ نے جس داستاں کی ابتدا
اس کی تکمیل و نہایت ہیں حسینِ ابن علی

قرآن مجید

ساری دنیا کے لئے نعمت ہے قرآن مجید
سربسر اللہ کی رحمت ہے قرآنِ مجید

علم و عرفاں کا خزینہ اس کی ہر آیت میں ہے
شاہکارِ دانش و حکمت ہے قرآنِ مجید

اس کا پڑھنا اس کا سننا دونوں ہے کارِ ثواب
کیا بتائیں کتنا با برکت ہے قرآنِ مجید

البیان والکریم والحکیم والعزیز
الشفا، الخیر والنعمت ہے قرآنِ مجید

المبین، الماجد والحق والنور، الھدی
کیا کہیں کیا بے بہا دولت ہے قرآنِ مجید

نُور کے ممبر پہ بیٹھے ہوں گے حفّاظِ کرام
سوچئے کیا باعثِ عزّت ہے قرآنِ مجید

یہ کلام اللہ ہے جس کا نہیں کوئی جواب
لازوال آئینۂ قدرت ہے قرآنِ مجید

جو چلا احکام پر اس کے بہشتی ہو گیا
مومنو! یہ دراۂ جنّت ہے قرآنِ مجید

قدر کی شب میں اسے نازل کیا اللہ نے
کس قدر با قدر و با وقعت ہے قرآنِ مجید

خود خدائے پاک ہے اس کا محافظ جب حفیظ
سوچئے پھر کتنا باحرمت ہے قرآنِ مجید

● ●

ماہِ رمضاں

لُطفِ سحر و شام ہے ماہِ رمضاں میں
اک عید کا پیغام ہے ماہِ رمضاں میں

الفاظ میں ہم جس کو بیاں کر نہیں سکتے
وہ لذّتِ بے نام ہے ماہِ رمضاں میں

تکلیف کا احساس نہیں ہے بخدا کچھ
آرام ہی آرام ہے ماہِ رمضاں میں

کیا شکر ادا کیجئے خدائے دو جہاں کا
انعام ہی انعام ہے ماہِ رمضاں میں

گردش میں شب و روز لئے بادۂ صافی
رحمت کا حسیں جام ہے ماہِ رمضاں میں

اک سلسلۂ نور فلک سے ہے زمیں تک
اک بارشِ اکرام ہے ماہِ رمضاں میں

کیا ساعتِ [illegible] افطار میں حاصل ہے حلاوت
کیا کیفِ دل آرام ہے ماہِ رمضاں میں

کیا لُطفِ تراویح و تہجّد ہے میسّر
کیا جلوۂ اسلام ہے ماہِ رمضاں میں

بدبخت ہے جو فیض نہ حاصل کرے اس سے
اس کا کرم عام ہے ماہِ رمضاں میں

دُعائے مُسلِم

شبِ ظلمات کو بھی جو درخشانی عطا کر دے
خداوندا ہمیں وہ نورِ ایمانی عطا کر دے

جو تیرے ماسوا جھکنے نہ پائے غیر کے در پر
الٰہ العالمیں ہم کو وہ پیشانی عطا کر دے

ہمیں توفیق دے چلنے کی فرمانِ محمدؐ پر
دِلوں کو پیروئ حکمِ قرآنی عطا کر دے

ہوا و حرصِ دُنیا سے جو کر دے ہم کو بیگانہ
وہی ساغر وہی صہبائے عرفانی عطا کر دے

ہمارے دل میں تاج و تخت کی حسرت نہ ہو کوئی
غلامانِ نبیؐ کے در کی دربانی عطا کر دے

صفا و صدق و اخلاص و وفا جس پر تصدق ہے
دلِ صدیقؓ کا وہ حُسنِ لافانی عطا کر دے

مساوات و اُخوّت، عدل اور انصاف کی خاطر
عمرؓ کی سادگی و پاک دامانی عطا کر دے

غنائے جامع القرآنؓ بھر دے قلب مومن میں
حیا و حلم و صبر و شکر عثمانی عطا کر دے

علیؓ مرتضیٰ شیرِ خدا کا زورِ بازو دے
کمالِ زُہد و تقویٰ جوشِ ایمانی عطا کر دے

صحابہؓ کے دلوں میں موجزن رہتا تھا جو ہر دم
ہمیں وہ جذبۂ ایثار و قربانی عطا کر دے

بلالی شان پیدا ہو ہمارے قلبِ مردہ میں
خداوندا ہمیں وہ تابِ ایمانی عطا کر دے

زبیرؓ و یاسرؓ و طلحہؓ کی سیرت بخش دے ہم کو
ادائے بوذرؓ و اندازِ سلمانیؓ عطا کر دے

حفیظ غم زدہ بھی ہے ترے الطاف کا طالب
تو اس کو بھی سرور و کیفِ روحانی عطا کر دے

سلام

بحضور سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

خاتم الانبیاؐ پر ہزاروں سلام
شاہدِ کبریا پر ہزاروں سلام
ہادیٔ حق نما پر ہزاروں سلام

اے خدا مصطفیٰ پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبیٰ پر ہزاروں سلام

بحرِ جود و سخا پر ہزاروں درود
پیکرِ اتّقا پر ہزاروں درود
رُوحِ صدق و صفا پر ہزاروں درود

جانِ مہر و وفا پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبیٰ پر ہزاروں سلام

اِک اشارے سے جس کے ہوا چاند شق
جس نے پھیلائی دُنیا میں تنویرِ حق
آدمیّت کا جس نے پڑھایا سَبَق

اُس حبیبِ خُدا پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبےٰ پر ہزاروں سلام

ماہِ یثرب، شہِ ذی وقارِ عَرَب
جس کی تعلیم شہکارِ علم و اَدَب
رحمتِ دو جہاں جس کا شِیریں لَقَب

اُس شہِ دو سرا پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبےٰ پر ہزاروں سلام

جس نے صحرا کو رشکِ گلستاں کیا
جس نے بیواؤں کے دکھ کا درماں کیا
دشمنِ جاں پہ بھی جس نے احساں کیا

اُس مجسّم وفا پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبےٰ پر ہزاروں سلام

ہے جو خیر البشر سیّد المرسلین
جس کے دربان تھے جبرئیلِ امیں
میزباں جس کا خود ربِّ عرشِ بریں

ایسی ذاتِ عُلیٰ پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبیٰ پر ہزاروں سلام

جس کا دستور ہر دَور میں ہے اَٹل
جس نے بخشا جہاں کے مسائل کا حل
جس کی پوری حیات ایک درسِ عمل

یارب اُس رہنما پر ہزاروں سلام
احمدِ مجتبیٰ پر ہزاروں سلام

● ●

رُباعیات

جیتے ہیں قرینے سے قرینے والے

ڈرتے نہیں طوفاں سے سفینے والے

رہتے ہیں ہر اک حال میں سرمست حفیظ

ہیں بادۂ عرفاں کے جو پینے والے



ہر چیز سے قدرت ہے خدا کی ظاہر

ناظم ہے دو عالم کا خدائے قادر

دیکھو تو یہ ظاہر ہے نظر سے غائب

ڈھونڈو تو ہر آن ہر اک جا حاضر

بُلبُل کی زباں پہ ہے ترانہ اُس کا
تحریرِ رگِ گُل ہے فسانہ اُس کا
ہے سجدۂ شکرانہ میں ہر شاخ جُھکی
گلزارِ جہاں ہے آستانہ اُس کا



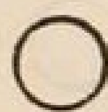
یہ چاند یہ ابر ہے نشانی اُس کی
یہ آب و ہوا ہے مہربانی اُس کی
جب پچھلے پہر خموش ہوتا ہے جہاں
سُنتا ہوں ستاروں سے کہانی اُس کی

مشکل ہے جو درپیش اُسے حل بھی کیجئے

جیتے ہوئے کچھ فکرِ اجل بھی کیجئے

دعویٰ ہے اگر حُبِّ محمدؐ کا حفیظ!

فرمانِ محمدؐ پہ عمل بھی کیجئے



یہ مال یہ دولت یہ محل کچھ بھی نہیں

سب کچھ ہے جو شے آج وہ کل کچھ بھی نہیں

کیا جاؤ گے تم لے کے بہ پیشِ داور

دامن میں اگر نقدِ عمل کچھ بھی نہیں

دانا ہے وہی راز کا محرم ہے وہی
خالق کی نگاہوں میں معظّم ہے وہی
تقویٰ میں ہے جو سب سے زیادہ افضل
اللہ کے نزدیک مکرّم ہے وہی



معبودِ حقیقی کی عبادت کیجئے
پابندیٔ فرمانِ رسالت کیجئے
اللہ کی رحمت کی طلب ہے تو حفیظ
اللہ کے بندوں کی بھی خدمت کیجئے

فردوس کے پانے کی بھی کچھ فکر کرو
عقبیٰ کو بنانے کی بھی کچھ فکر کرو
اِس گھر کو تو ہر طرح سجایا تم نے
اُس گھر کو سجانے کی بھی کچھ فکر کرو



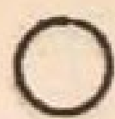
حاصل جسے کچھ دولتِ ایقاں بھی نہیں
پیمانے میں جس کے مۓ عرفاں بھی نہیں
اس شخص کی حالت پہ ترس آتا ہے
جو اپنے گناہوں پہ پشیماں بھی نہیں

دنیا ہے فقط جلوۂ شبنم یارو

بنیادِ زمانہ نہیں محکم یارو

کرنا ہے جو کچھ نیک عمل تو کرلو

یہ فرصتِ ہستی ہے بہت کم یارو



وہ دِل جسے ایمان ویقیں مِلتا ہے

کونین میں کیا اُس کو نہیں مِلتا ہے

فِردوس ہے اس کا کرم خاص حفیظ

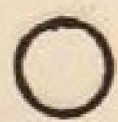
فِردوس عبادت سے نہیں مِلتا ہے

جب آئے مصیبت کی گھڑی صبر کرو

بھائی اس کی عنایت ہے اُسے نذر کرو

ہر روز ہے اک عید کا روزِ مسعود

ہر شب ہے شبِ قدر اگر قدر کرو



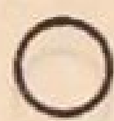
جو حاصلِ اخلاص و وفا ہوتا ہے

سجدہ وہی مقبولِ خُدا ہوتا ہے

دراصل وہی کام بھلا ہے لوگو

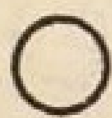
جس کام کا انجام بھلا ہوتا ہے

اللہ نہ اللہ کی رضا کو سمجھے
سب کچھ اسی دُنیا کے مزا کو سمجھے
وہ علم جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں
جس علم سے انساں نہ خدا کو سمجھے



آلائشِ ایّام سے پرہیز کرو
ہر فعل بد انجام سے پرہیز کرو
کر دے جو تمہیں یادِ خدا سے غافل
تم ایسے ہر اک کام سے پرہیز کرو

دُنیا کے غبار سے بچاؤ دِل کو
آئینۂ اخلاص بنَاؤ دِل کو
تسکین و طمانیت اگر ہے مطلوب
اللہ کے ذکر میں لگاؤ دِل کو



جس کا سرِ تسلیم جُھکا ہوتا ہے
جو بندگیٔ حق میں لگا ہوتا ہے
دراصل مسلمان وہی ہے جو حفیظؔ
ہر حال میں رَاضی بہ رضا ہوتا ہے

ہر ذات سے اُس کی ذات بالا ہے حفیظ

افلاک و زمیں کا وہ اُجالا ہے حفیظ

اللہ کی رحمتوں سے مت ہو مایوس

اللہ بڑا بخشنے والا ہے حفیظ



اس بات کی قرآں گواہی دے گا

اجرِ عملِ نیک الٰہی دے گا

جو تم کو دیا ہے وہ خدا نے ہے دِیا

جو دے گا تمہیں صرف خدا ہی دے گا

ایمان کی طاقت پہ بھروسہ نہ رہا

افسوس کہ رحمت پہ بھروسہ نہ رہا

شمشیر و سناں پر تو بھروسہ ہے مگر

اللہ کی نصرت پہ بھروسہ نہ رہا



کثرت سے نہ قلّت سے ظفر ملتی ہے

طاقت سے نہ دولت سے ظفر ملتی ہے

مومن ہو تو اس بات پہ ایمان رہے

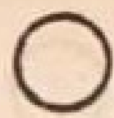
تائیدِ مشیّت سے ظفر ملتی ہے

ایمان کی دولت نے بڑا کام کیا

اللہ کی رحمت نے بڑا کام کیا

دریائے کرم جوش میں آیا اُس کا

اک اشکِ ندامت نے بڑا کام کیا



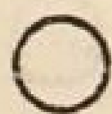
اعزاز ہر اک طرح کا بخشا تُو نے

قطرہ کو کیا موجۂ دریا تُو نے

اے رحمتِ کُل تیرے کرم کے صدقے

اک بندۂ عاصی کو نوازا تُو نے

انساں کا عمل ہی ساتھ جائے گا وہاں
ہر شخص جزائے کار پائے گا وہاں
اے نام و نسب پہ فخر کرنے والو
کچھ نام و نسب نہ کام آئے گا وہاں



دُنیا سے نہ دُنیا کی تباہی سے ڈرو
دولت سے نہ تم لشکرِ شاہی سے ڈرو
انساں ہو تو انسان سے ڈرتے کیوں ہو
ڈرنا ہے اگر، قہرِ الٰہی سے ڈرو

قرآن ہے ظلمت کو مٹانے کے لئے
قرآں ہے رہِ نیک دِکھانے کے لئے
قرآن کو سینے میں جگہ دو اپنے
قرآں نہیں طاقوں میں سجانے کے لئے



ہر وقت نظر پاکیٔ داماں پہ رکھو
ایمان و یقیں رحمتِ یزداں پہ رکھو
پھر دیکھو بہارِ کرم و لطفِ خُدا
بُنیادِ عمل سنّت و قرآں پہ رکھو

حالات کی تصویر پہ بھی غور کرو

کوتاہیٔ تدبیر پہ بھی غور کرو

الزام تباہی کا نہ تقدیر کو دو

اعمال کی تفصیر پہ بھی غور کرو



ہر چند خطا کار و گنہگار ہوں میں

جام مئے توحید سے سرشار ہوں میں

کچھ اور نہیں میری تمنّا یارب

بس اک تری رحمت کا طلبگار ہوں میں

صوفی ہوں نہ شیدائے گلابی ہوں میں

خم خانۂ وحدت کا شرابی ہوں میں

مسلک ہے مرا مسلکِ اسلام حفیظؔ!

شیعہ ہوں نہ سُنّی نہ وہابی ہوں میں



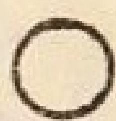
خوں ریزیٔ قاتل سے نہیں ڈرتے ہیں

زندان و سلاسل سے نہیں ڈرتے ہیں

ہے جن کو یقیں حق کی ظفر یابی پر

وہ قوّتِ باطل سے نہیں ڈرتے ہیں

بزدل کی طرح جی سے گذرنا کیسا
دن رات یہ آہ آہ کرنا کیسا
مومن کے لئے موت ہے اک تحفۂ عید
مومن ہو تو پھر موت سے ڈرنا کیسا



ہر لمحہ سحر کے لئے تیّار رہو
دُنیا سے گذر کے لئے تیار رہو
کیا جانیے کب حکمِ سفر آپہونچے
ہر وقت سفر کے لئے تیّار رہو

قطعاتِ تاریخ انطباع

(نتیجۂ فکر حضرت شاہ محمد قاسم رضوی قتیل داناپوری)

تیر بارد حفیظ صاحب فن
یا کلامش بخود نہد افسوں
یافت تاریخ دے قتیل زغیب
تحفۂ نعت جوہر مکنوں

سنہ ۱۳۹۳ھ

آرد نہ خمار کے نعت حفیظ
جام است عجب زمے نعتِ حفیظ
تاریخ قتیل آزاد شمار
ادراک حقائق اے نعت حفیظ

سنہ ۱۹۷۴ء

(نتیجۂ فکر جناب قمر سنبھلی ابن قاری حمید الدین سنبھلی مرحوم)

حبذا کیفِ بادۂ عرفاں
ہے پسندیدۂ عوام و خواص
بہرِ تاریخ انطباع قمر
اس کو کہیے "خزینۂ اخلاص"

سنہ ۱۳۹۴ھ

آجکل شاعروں کی کمی نہیں ، مگر ایسے شاعر
کم ھیں جو مذھبی جذبہ بھی رکھتے ھوں ۔
مذھب سے آزادی اکثر شعراء کا شعار بن گئی
ھے ۔ جناب حفیظ بنارسی کا یہ امتیاز ھے
کہ ان کا دل مذھب کی عظمت سے معمور
ھے اور انہوں نے بڑی مؤثر اور دلکش
مذھبی نظمیں اور نعتیں کہی ھیں ۔ یہ تمام
نظمیں خصوصاً نعتیں بڑی پر کیف ھیں ، ان
میں عقیدت و محبت کی وارفتگی بھی ھے اور
دین و شریعت کا احترام بھی ۔ ان کا یہ اسم
با مسمی مجموعہ حقیقۃً «بادۂ عرفاں» کا چھلکتا
جام ھے، اور اسکے ذوق شناسوں کے مطالعہ
کے لائق ۔

(شاہ) معین الدین احمد ندوی
دار المصنفین ، شبلی اکیڈمی ، اعظم گڈھ

• کچھ مصنف کے بارے میں •

نام و تخلص : محمد عبد الحفیظ حفیظ بنارسی

پیدائش : مدن پورہ ، شہر بنارس ۱۹۳۳ء

تعلیم : بی اے بنارس ہندو یونیورسٹی ۵۳ء

ایم اے " " " ۵۵ء

بی ایڈ " " " ۵۶ء

خدمات : (۱) مسلم کالج مئو ناتھ بھنجن، اعظم گڑھ (جولائی ۵۶ء تا جولائی ۵۷ء)

(۲) مہاراجہ کالج، آرہ (مگدھ یونیورسٹی) (اگست ۵۷ء تا حال)

تصانیف : (۱) درخشاں : مجموعۂ غزلیات ، منظومات ، قطعات ورباعیات (انعام یافتہ بہار اردو اکیڈمی)

(۲) گلدستۂ دعا : ایک طویل دعائیہ نظم

(۳) بادۂ عرفاں : مجموعہ حمد ، نعت ، سلام و منقبت

(۴) قول وقسم : قومی نظموں کا مجموعہ (زیر طبع)

(۵) آہنگِ اضطراب : ۱۹۶۸ء کے بعد کہی گئی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ (زیر ترتیب)

ملنے کا پتہ : درخشاں پبلیکیشنز ، ملکی محلہ ۔ آرہ ۔

کور : کھنڈیل وال ، وارانسی